سوال

(268)تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر مٹھائی تقسم کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محترم علمائے دین !مندرجہ ذیل مسئلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح قرآن ختم ہونے پر کوئی کھانے پینے کی چیزیا مٹھائی تقسیم کی تھی ، یا کسی صحابی ،تابعی ، تبع تابعی ی اسلف صالحین میں سے کسی نے ایسا کیا تھا؟ 'اگر یہ کام خیر القرون میں ہوناثابت ہے تو ہمیں کتاب کا نام' جلد ، صفحہ اور مطبع سے مطلع فرمائیں ۔ اگر ثابت نہیں تو ہمیں بادلیل بتائیں کہ کیا یہ کام شرعا جائز ہے جب کہ وہ پابندی سے کیاجائے اور یہ کام کرنے والا کھانے پینے کی اس چیز کویا اس مٹھائی کو تبرک سمجھتا ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہماری معلومات کی مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکسی صحابی ،تابعی یا امام سے یہ ثابت نہیں کہ جب وہ تراویح میں قرآن مجید ختم کرتے تھے توکھانے پینے کی چیزیا مٹھائی تقسیم کرتے تھے اوراس کام کوالتزام سے ادا کرتے تھے ۔ بلکہ یہ نئی ایجاد شدہ بدعت ہے ۔ کیونکہ یہ ایک عبادت کے بعد عمل میں لائی جاتی ہے اور اس عبادت کی وجہ سے اوراس کے وقت کے مطابق کی جاتی ہے اوردین میں ایجاد ہونے وای ہر بدعت گمراہی ہے کیونکہ اس سے شریعت پرنا مکمل ہونے پرالزام لگتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایاہے :

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند فرمالیا ۔'' (المائدہ : ۵/۳)

حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا : ''ہمیں رسول اللہ نے ایسا وعظ فرمایا کہ اس سے دلوں میں خوف پیدا ہوگیا اور آنکھیں اشک بار ہوگیں ۔ ہم نے عرض کی : یارسول !یوں لگتا ہے کہ یہ الوادع کہنے والے کی نصیحت ہے تو آپ ہمیں کوئی (خاص) وصیت فرمائیں ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

((أُوصِیکُم بِتَقوَی اللّٰہِ وَالسَّمعِ وَالطَّاعَۃِ وَاِن عَبدًا حَبَشِیًّا فَاِنَّہُ مَن یَعِش مِنکُم بَعدِی فَسَیرَی اختِلَافًا کَثِیرًا فَعَلَیکُم بِسُنَّتِی وَسُنَّۃِ الخُلَفَائِ المَہدِیِّینَ الرَّاشِدِینَ تَمَسَّکُوا بِہَا وَعَضُّوا عَلَیہَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُم وَمُحدَثَاتِ الأُمُورِ فَاِنَّ کُلَّ مُحدَثَۃٍ بِدعَۃٌ وَکُلَّ بِدعَۃٍ ضَلَالَۃٌ))

''میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور سن کرمان لینے کی وصیت کرتاہوں اگرچہ کوئی غلام ہی تمہارا امیر بن جائے ۔ جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا بہت اختلاف دیکھے گا ۔ لہذا میری سنت پر اور میرے بعد آنے والے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت پر قائم رہنا ۔ انہیں مضبوطی سے تھامنا ، (بلکہ) داڑھوں سے پکڑ کر رکھنا اورنئے نئے کاموں سے بچنا ، کیونکہ

ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا:

((مَن أَحدَث فِي الدِّينِ مَا لَيس مِنہ فَقَد زَعَم أَنَّ مُحَمَّدًا خَانَ الرِّسَالَة))

''جو شخص دین میں بدعت جاری کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں (نعوذباللہ) خیانت کی ہے''

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند فرمالیا۔'' (المائدہ: ۵/۳)

لہٰذا جو چیز اس وقت دین میں نہیں تھی وہ آج بھی دین بند سکتی۔ لیکن اگر کبھی کبھی یہ کام ہو جائے اور اسے لازمی نہ سمجھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ، رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر: عبدالعزیز بن باز

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 306

محدث فتویٰ